حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری ؒ اور اُن کی تصنیفات

(از : جناب مولانا نظام الدین احمد کاظمی رامپوری)

مولانا شیخ حسام الدین مانکپوری (متوفی ۸۵۳ھ) ابن مولانا خواجہ ابن مولانا جلال الدین ایک جیّد عالم دین اور ممتاز شیخ طریقت تھے۔ آپ کا شمار سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے بلند پایہ مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ نے قطب العالم شیخ نور الدین بن شیخ علاؤ الدین پنڈوی سے خلافت پائی اور حضرت شیخ علاؤ الدین کے پیر طریقت حضرت شیخ سراج الدین بنگالی تھے جن کو سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین محمد بدایونی ثم الدہلوی سے شرفِ بیعت وخلافت حاصل تھا۔ حضرت شیخ مانکپوری پیرو مرشد سے اجازت وخلافت ملنے کے بعد اپنے وطنِ مالوف مانکپور واپس آئے اور سنہ ۸۱۸ھ میں جونپور تشریف لے گئے ۸۵۳ھ تک جو آپ کا سالِ وفات ہے تقریباً ۳۴ برس جونپور میں قیام رہا۔ اس زمانہ میں جونپور شاہانِ شرقی کی وسیع قلمرو میں شامل تھا۔ ابراہیم شاہ۔ محمود شاہ اور محمد شاہ شرقی سریر آرائے سلطنت تھے۔ شمالی ہند میں شاہانِ شرقی کا دورِ حکومت علم وحکمت اور شریعت وطریقت کے عروج کا عہدِ زریں تھا۔ اسی بابرکت دور میں قطب العالم شیخ نور الدین۔ سید جہانگیر اشرف سمنانی (متوفی ۸۰۸ھ) اور خواجہ سید محمد گیسو دراز (متوفی ۸۲۵ھ) کی قیادت میں شیخ حسام الدین مانکپوری نے شریعت وطریقت کے نخلِ بارآور کی آبیاری فرمائی اور سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کی مقدس تعلیمات کو ایسے موثر اور دلکش انداز میں پیش کیا کہ بندگانِ خدا آپ کے دائرۂ عقیدت وارادت میں داخل ہو کر اس سلسلۂ عالیہ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے۔ پھر آپ کے کثیر التعداد خلفائے سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے فروغ کے لئے نمایاں خدمات انجام دیں۔

حقیقت طلبی اور خدا شناسی کی راہ میں اتباعِ کتاب وسنت کے ساتھ سا تھ مشائخ کرام کی تعلیمات

بہ غرضِ انسان کے لئے ہمیشہ دلیلِ راہ ثابت ہوئی ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اُن کے ملفوظات و مکتوبات کی اہمیت وافادیت تسلیم شدہ ہے۔ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے جن مشائخ کرام کے ملفوظات و مکتوبات آٹھویں اور نویں صدی ہجری میں مرتب ہوئے اُن میں حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود "روشن چراغ" حضرت خواجہ سید محمد گیسودراز۔ میر سید محمد بن جعفر مکی۔ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی اور شیخ حسام الدین مانکپوری کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اوّل الذکر چار حضرات کے ملفوظات اور مکتوبات کی اشاعت وطباعت ہو چکی ہے لیکن شیخ مانکپوری کے ملفوظات و مکتوبات ابھی تک پردۂ خفا میں ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی مشہور کتاب "اخبار الاخیار" میں صرف ملفوظات کا ذکر کیا ہے۔ شیخ حسام الدین مانکپوری کی دوسری تصنیفات اور مکتوبات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالحق کو اُن کی تصنیفات کا علم نہیں تھا۔ مجموعۂ ملفوظات "رفیق العارفین" کا بھی کوئی مکمل و مرتب نسخہ اُن کے پیشِ نظر نہ تھا۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ ملفوظات کے مؤلف کا نام اخبار الاخیار میں مذکور نہیں اور تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ملفوظات اُن کے بعض مریدوں نے جمع کئے ہیں۔ شیخ مانکپوری اور اُن کے ملفوظات کے بارے میں صاحبِ اخبار الاخیار کا مختصر بیان درج ذیل ہے:-

"شیخ حسام الدین مانکپوری مرید و خلیفۂ شیخ نور قطب عالم از اعیانِ مشائخ وقتِ خود بود عالم بود بعلم طریقت و شریعت - او را ملفوظات است مسمّٰی بہ رفیق العارفین کہ بعضے از مریدانِ وے جمع کردہ است۔" (اخبار الاخیار صفحہ ۱۷۱ مطبع مجتبائی دہلی)

مندرجۂ بالا عبارت کے بعد حضرت شیخ مانکپوری کے چند ملفوظات نقل کیے گئے ہیں۔ دوسری تصنیفات کا ذکر "اخبار الاخیار" میں نہیں ہے۔

"رفیق العارفین" کا جو مکمل قلمی نسخہ راقم الحروف کے پیشِ نظر ہے اندازاً بارھویں صدی ہجری کا مخطوطہ ہے اور ۳۰۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ دیباچہ میں مؤلفِ ملفوظات نے اپنا نام فرید باپ کا نام سالار دادا کا نام محمد اور پردادا کا نام محمود عراقی لکھا ہے۔ یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ وہ حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری کا خادم اور مرید ہے۔ اور ملفوظات کے مجموعہ کا پورا نام "رفیق العارفین علی ارشاد

الطرق ومقصد العاشقین ؔ ہے۔ یہ مجموعہ چالیس ۴۰ فصلوں پر منقسم ہے اور ہر فصل میں الگ الگ عنوان کے تحت تصوف و سلوک کے اہم مسائل کو عمدہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مجموعۂ ملفوظات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ صاحبِ ملفوظات کی حیات میں مرتب کیا گیا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اُن کی نظرِ فیض اثر اور حُسنِ قبول سے بھی مشرف ہوا ہو۔ رفیق العارفین کی درج ذیل عبارت سے اِن امور کی تصدیق ہوتی ہے:۔

"وبعدہٗ می گوید فقیر حقیر الراجی الیٰ رحمۃ اللہ المعبود الباقی فرید بن سالار بن محمد ابن محمود العراقی چوں ایں فقیر در سلسلۂ پیر دستگیر حضرت باعظمت قطب الزماں غوث الانسان۔ استاد الطریقۃ مُرشد الحقیقۃ شیخ الاسلام والمسلمین شیخ حسام الحق والحقیقۃ والشرع والدین المانکپوری متع اللہ المسلمین بطول بقائہ ونور قلوب المومنین بلقائہ کہ جمالِ ظاہر اُو را غلبیتے نہ و حُسنِ باطن او را نہایتے نہ۔ آویخت و در سلکِ سُکّانِ خاص منسلک شد، و میانِ خدّامِ عام اقامہ یافت، کلماتِ دُرر بار دِلآویزِ حضرتِ باعظمت کہ محیطِ عذب بے ساحل است بہوشِ جاں می شنید و بگوشِ دل جای کرد۔ چند دُرر گرانمایہ و گوہرِ قیمتی ازاں جمع کردہ برائے زیورِ خاص و عام در سلک درآوردہ و آں را رفیق العارفین علیٰ ارشاد الطرق ومقصد العاشقین" نام نہادہ و بہ نظم تحریر منتظم گردانیدہ و بہ چہل فصل مرتب گشت تا سالکانِ راہِ طریقت و واصلانِ کوئے حقیقت رفیقے ساختہ بر طریق روند و طالبانِ صادق را بعد علم و عمل باحضورِ دل رُشد حاصل شود و آراستگیِ ظاہر و باطن پدید آید و حُسنِ محبوب در دلِ شاں بجلوہ گری در آید، شاہدِ مطلوب کہ مقصودِ طالبان است روئے نماید بفضل اللہ عزّ و جلّ و کمال کرمہ بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ملفوظات کے عنوانات اور فصول کی تفصیل و ترتیب حسبِ ذیل ہے:۔

فصل اوّل ۱ در توبہ۔ فصل دوم ۲ در ارادت۔ فصل سوم ۳ در خلوت۔ فصلِ چہارم ۴ در ذکر۔ فصلِ پنجم ۵ در منازل سلوک۔ فصل ششم ۶ در مراقبہ۔ فصل ہفتم ۷ در عشق و شوق۔ فصل ہشتم ۸ در مشاہدہ۔ فصل نہم ۹ در توحید۔ فصل دہم ۱۰ در سماع۔ فصل یازدہم ۱۱ در یقین۔ فصل دوازدہم ۱۲ در توکل۔ فصل سیزدہم ۱۳ در قناعت۔ فصل چہاردہم ۱۴ در انفاق۔ فصل پانزدہم ۱۵ در ایقان بالقدر۔ فصل شانزدہم ۱۶ در ترک۔ فصل ہفدہم ۱۷ در انکسارِ نفس فصل ہشدہم ۱۸ در ایمان۔ فصل نوزدہم ۱۹ در خوف و رجا۔ فصل بستم ۲۰ در حیرت۔ فصل بست و یکم ۲۱ در ...

شب ۔ فصل بست و دوم [۲۲] در تقوی ۔ فصل بست و سوم [۲۳] در صوم ۔ فصل بست و چہارم [۲۴] در اوراد ۔ فصل بست [۲۵] و پنجم در نماز شب جمعہ ۔ فصل بست و ششم [۲۶] در نماز و دعا برائے قضائے حاجات و کفایت مہمات ۔ فصل بست و ہفتم [۲۷] در نماز معکوس ۔ فصل بست و ہشتم [۲۸] در ستر عورت ۔ فصل بست و نہم [۲۹] در تحمل و تواضع ۔ فصل سی ام [۳۰] در محبت و مدارات ۔ فصل سی و یکم [۳۱] در لباس ۔ فصل سی و دوم [۳۲] در نفس راندن ۔ فصل سی و سوم [۳۳] در فتوح ۔ فصل سی و چہارم [۳۴] در اعراس ۔ فصل سی و پنجم [۳۵] در صدقہ ۔ فصل سی و ششم [۳۶] در رضا و تسلیم ۔ فصل سی و ہفتم [۳۷] در انس ۔ فصل سی و ہشتم [۳۸] در وصال ۔ فصل سی و نہم [۳۹] در آداب ۔ فصل چہلم [۴۰] در فوائد متفرقہ

حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری کے ملفوظات کی ترتیب و تالیف سے متعلق مندرجۂ بالا معلومات صرف "رفیق العارفین" کے مطالعہ سے حاصل ہوئی ہیں ۔ مشائخ اور علماء کے تذکروں کی مشہور کتابیں ان تفصیلات سے خالی ہیں ۔

" اخبار الاخیار" کی تحریر و تالیف کا سلسلہ شیخ مانکپوری کی وفات کے ایکسو چالیس [۱۴۰] سال کے بعد ۹۹۳ھ سے شروع ہو کر ۹۹۹ھ تک جاری رہا ۔ غالباً یہ پہلا تذکرہ ہے جس میں پہلی مرتبہ شیخ حسام الدینؒ کے مجموعۂ ملفوظات کا اس کے نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ۔ یہ ذکر اگرچہ مجمل و مبہم ہے لیکن اسے اولیت کا درجہ حاصل ہے ۔ اخبار الاخیار کے بعد شیخ محمد غوثی شطاری گجراتی ' ماندوی (متوفی ۱۰۲۵ھ) نے اپنی کتاب تذکرۂ "گلزار ابرار" میں شیخ حسام الدین مانکپوری کا ذکر خیر قدرے تفصیل سے کیا ہے اور " رفیق العارفین" کے تذکرے سے پہلے آپ کے مجموعۂ مکتوبات کا ذکر کیا ہے ۔ فرماتے ہیں :-

" شیخ شہاب الدین مانکپوری آپ کے بزرگ خلفاء میں سے ہیں ۔ انہوں نے اپنے پیر کے تمام مکتوبات کو فراہم کر کے ایک جلد بنائی تھی جو پیر نے اپنے فرزندوں اور خلفاء کے نام لکھے تھے ۔ تعداد مکتوبات ایکسو اکیاون [۱۵۱] ہے ۔ ان مکتوبات میں زیادہ حصہ اُن مکتوبات کا ہے جو مولانا نے اپنے بڑے اور عزیز ترین فرزند شیخ فیض اللہ کے نام لکھے تھے ۔ شیخ فیض اللہ قاضی شاہ کے نام سے نامزد ہیں ۔ چند خطوط اپنے دوسرے بیٹے شیخ احمد کے نام بھیجے تھے ۔ شیخ احمد کو آپ شیخ بڈھا ۔ نور دیدہ اور دیدۂ نور کہا کرتے تھے ۔ بعض خطوط شیخ نعمت اللہ کے نام ہیں ۔ شیخ نعمت اللہ لوگوں میں شیخ تھو کے نام سے مشہور ہیں اور کچھ حصہ خطوں کا ایسا ہے جو شیخ زاہد شیخ

اکمل شیخ راجن اور شیخ نور عالم مشہور بہ عاشق کے نام بھی لکھے ہیں۔ یہ سب شیخ نور قطب عالم کے نواسے ہیں۔ ان سب کو خطوں اور پیغاموں کے ذریعہ سے تلقین فرمائی ہے۔ سلوکِ طریقت میں عالی مقامات تک پہنچایا۔ خلافت کا خلعت پہنایا۔ ہدایت یابی اور ہدایت دہی کا مرتبہ عطا کیا۔ لیکن سجادہ نشینی بڑے بیٹے شیخ فیض اللہ ہی کو عطا ہوئی۔ علی ہذا القیاس آج تک شیخ فیض اللہ کے فرزند درجہ بدرجہ اپنے دادا کی جگہ سجادہ نشین ہوتے چلے آئے ہیں۔ تمام بنگالہ والے متفق اللفظ کہتے ہیں کہ مخدوم حسام کے ایک سو چودہ خلیفہ تھے جو صاحب کمال تھے۔ ان میں سے (۱) سید مسعود بن سید ظہیر الدین فتحپوری جو شیخ سعید کے نام سے مشہور ہیں (۲) سید حامد شاہ بن سید راجہ شاہ مانکپوری (۳) سید محمد امیر جن کا لقب سید صوفی ہے (۴) مولانا کمال الدین ابن اللہ (۵) مولانا شہر اللہ ابوالقاسم ملتانی لکھنوری (۶) شیخ نصیر الدین بن شہر اللہ لکھنوری (۷) مولانا فرید الدین سالار عراقی (۸) شیخ احمد قنوجی (۹) معین الاسلام اودھی (۱۰) مولانا منہاج الدین بہاری (۱۱) مولانا جمال الدین حسن فخر (۱۲) شیخ ضیاء الدین یوسف ابن داؤد گردی (۱۳) مولانا سوندھو گردی (۱۴) مولانا محمد علا گردی (۱۵) شیخ تاج شہاب مانکپوری جن کا لقب ارزانی شاہ ہے۔ یہ تمام صدر الذکر اصحاب اکابر زمانہ کے پیشوا تھے بعض اہلِ باطن تھے اور بعض اہلِ ظاہر اور بیان تھے۔ قدس اللہ اسرارھم۔ ایک رسالہ ہے "رفیق العارفین" نام جس میں آپ کے ایک مرید نے آپ کی دلچسپ باتیں فراہم کی ہیں۔" (منقول از اذکارِ ابرار ترجمہ گلزار ابرار فارسی) صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷ مطبوعہ لاہور۔

شیخ محمد غوثی شطاری حضرت شیخ عبدالحق کے معاصر اور خواجہ تاش تھے۔ علامہ شیخ وجیہ الدین گجراتی سے انھیں شرفِ تلمذ اور فیضِ باطنی حاصل تھا۔ اپنے زمانہ کے اہل اللہ اور اہلِ علم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ فارسی شعر و ادب کے مزاج داں اور ادا شناس تھے۔ ان کا اندازِ بیان عارفانہ اور طرزِ تحریر عالمانہ ہے۔ یہ بات بے خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ "گلزارِ ابرار" کا معیار کسی اعتبار سے "اخبار الاخیار" سے کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے۔ تذکرۂ گلزار ابرار اگرچہ تا حال طبع نہیں ہوا لیکن اس کا اردو ترجمہ اذکارِ ابرار کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس ترجمہ کی منقولہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت شیخ مانکپوری

کے مکتوبات آپ کے ایک خلیفہ شیخ شہاب الدین مانکپوری نے فراہم کر کے نام بنام کتابی شکل میں مرتب کئے۔ راقم السطور کے نزدیک شیخ شطاری پہلے تذکرہ نگار ہیں جنہوں نے شیخ مانکپوری کے مکتوبات اور اُن کو مرتب کرنے والے کے بارے میں ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ مکتوبات کا تعارف شیخ شطاری نے جس عالمانہ انداز میں کرایا ہے اُس سے اُن کی بالغ النظری کا ثبوت ملتا ہے اور مکتوبات کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ شیخ حسام الدین مانکپوری قدس سرہٗ کے ایکسو ایکیس[۱۲] مکتوبات کا یہ نادر قلمی مجموعہ بھی ان کے ملفوظات کی طرح "انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز" تغلق آباد۔ دہلی ۶۲-۱۱۰۰ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اِس کے مطالعہ سے اُن توضیحات کی تصدیق ہوتی ہے جو صاحب "گلزارِ ابرار" نے حضرت شیخ مانکپوری کے مکتوبات کے ضمن میں بیان کی ہیں۔

مجموعہ مکتوبات کے دیباچہ کی فارسی عبارت شیخ شطاری کے بیان کی توثیق کے لئے ذیل میں نقل کی جاتی ہے

"حمد متواتر و وافر متنائی متکاثر مر صانعی را کہ جمیع مصنوعات بخطابِ واحداز کشور عدم در عالم وجود آورد و خاکِ ضعیف کہ در پائے ہر کسی و ناکسی افتادہ بود بہا در دو بر ہمہ برگزید و تاج معرفت و دُوّاجِ عصمت بر سرش نہاد و تحفۂ درود بروحِ مطہر سیدِ عالم، خلاصۂ اولاد آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بر آل و بر اصحاب انثار باد۔ می گوید خاکروبِ آستانہ عُلیا، بندگی قطب الاولیاء۔ تاج الاتقیاء۔ برہان الاصفیاء۔ سلطان العاشقین، شیخ الاسلام والمسلمین شیخ حسام الحق والحقیقۃ والشرع والدین متع اللہ المسلمین بطول بقائہ، ارزانی شہاب کہ یکی از خاکروبانِ زمرۂ مشتاقانِ آنحضرت عالی و خانقاہِ متعالی است چوں عمرے زیر پایگاہِ مشتاقانِ آں درگاہ برآمد خواست کہ الفاظِ دُر بار و کلماتِ گوہر نثار بندگی شیخ الاسلام والمسلمین چیزے جمع کند و بسلکِ صحیفہ منسلک گرداند۔ نخست شروع کرد در جمع مکتوبات کہ اسرار معانی و مقصودِ روحانی در آں ظہور یافتہ و مندرج گشتہ تا ہر صاحب دولتی کہ آنرا بنظرِ تحقیق و بدیدۂ توفیق مطالعہ کند و بر آں عمل نماید۔ از خوابِ غفلت بیدار گردد و از کارِ لایعنی و پریشانی ہوشیار شود و چیزیکہ مقصودِ سالکان و مطلوبِ عالمیان است بدست آرد۔" واللہ اعلم الموفق با تمام۔

دیباچہ کی مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ جامعِ مکتوبات شیخ شہاب الدین ارزانی ہیں اور مکتوبات کا یہ مجموعہ جو اکیس (۲۱) مکاتیب پر مشتمل ہے انہوں نے اپنے پیرومرشد حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری کی حیات میں مرتب کرلیا تھا۔ "متع اللہ المسلمین بطول بقائہٖ" (اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور مسلمان اُن کی حیاتِ طیبہ سے متمتع اور مستفید ہوتے رہیں) سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

اخبار الاخیار اور گلزارِ ابرار کے بعد شیخ عبدالرحمٰن چشتی نے اپنی کتاب "مرآۃ الاسرار" میں حضرت شیخ مانکپوری اور اُن کے خلیفہ راجی سید حامد شاہ کا ذکر بہت عقیدت و احترام کے ساتھ کیا ہے۔ ۱۰۵۰ھ میں حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے باطنی ارشاد کی تعمیل میں نہایت شوق و ذوق کے ساتھ دونوں بزرگوں کے مزار پر حاضر ہوئے اور فیوضِ باطنی حاصل کئے ضمناً شیخ مانکپوری کی تصنیفات کا ذکر بھی کیا ہے۔ مسودہ مرآۃ الاسرار کی اصل عبارت کے اقتباسات درج ذیل ہیں:-

"فقیر کاتبِ حروف عبدالرحمٰن چشتی بارہا بشرفِ زیارت حضرت شیخ حسام الدین و راجی سید حامد شاہ مشرف سعادتِ بسیار ذوقہا حاصل کردہ است در سنہ یکہزار و پنجاہ و دو ہجری (۱۰۵۲ھ) کہ بجہت دریافتِ سعادت زیارت پیران دہلی رفتہ بود وقتِ برگشتن حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ در معاملہ فرمود اوّل زیارتِ شیخ حسام الدین مانکپوری کردہ بعد ازاں بخانۂ خود خواہی رفت۔ پس این نیازمند بموجب اجازت از دہلی بہ مانکپور رسید و بشرفِ زیارت آں آفتابِ ولایت و ماہتابِ سیادت یعنی مخدوم شیخ حسام الدین و راجی سید حامد شاہ مشرف گردید و دریں مرتبہ ذوقی و احوالِ عجیب معاینہ افتاد و نعمتِ عظمیٰ در حقِ ایں عاصی عطا فرمودند کہ قلم از تحریر آں عاجز است ———— اور تصنیفات خوب است یکی انیس العاشقین دوم رسالہ محبوبیہ سوم یکصد و بست و یک مکتوبات کہ بہ اسم اصفیاء خود نوشتہ اکثر در بیانِ عشق و محبت و در ذوقِ فناءِ مطلق واقع شدہ اند۔"

(نسخۂ خطی کتاب مرآۃ الاسرار مکتوبہ سنہ ۱۱۳۲ھ)

مرآۃ الاسرار کی محررہ بالا عبارت میں ملفوظات کو چھوڑ کر شیخ حسام الدین مانکپوری کی تین[۳] تصنیفات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے مکتوبات کا ذکر گلزار ابرار کے حوالہ سے اس مضمون میں ہو چکا۔ ملفوظات کا بیان اگرچہ شیخ عبدالرحمن نے نہیں کیا لیکن اُن کا کتابی صورت میں "رفیق العارفین" کے نام سے موجود ہونا ثابت ہے۔ البتہ "انیس العاشقین" اور "رسالۂ محبوبہ" کا نام دوسرے تذکروں میں نہیں ملتا۔ تاہم انیس العاشقین کا ایک جدید الکتابت اور کثیر الاغلاط نسخہ بھی دستیاب ہو گیا جس کے مطالعہ سے یہ بات پایۂ تحقیق تک پہنچ گئی کہ وہ مخدوم شیخ حسام الدین مانکپوری کی پہلی اور اہم تصنیف ہے۔ فرماتے ہیں:-

"چوں فقیر حقیر خاکپائے کبیر و صغیر حسام کہ یکے از خاکروبانِ آستانۂ حضرت قطب العالمین، ماحی البدعۃ والضلالۃ محی السنۃ والجماعۃ ــــ ابقاہ اللہ تعالیٰ دید کہ اکثر طالبانِ دین و صوفیانِ اہل یقین در طلب معرفت و محبت رب العالمین چیست و چالاک خاستند و فنائے توفیق بر تنہائے ایشاں رفیق کردند۔ پس در دلِ ایں شرمسار اندک کردار بسیار گفتار باعث پیدا شد کہ یک رسالہ از بہر طالبانِ حضرت خالق در بیانِ معرفتِ تصوف و حقیقتِ آں باید نوشت کہ تصوف از کجا ست و اوّلِ صوفی در جہاں کہ شد و خرقہ و مقراض از سنتِ کیست و عشق چیست و عاشق کیست و ہر یکے را بہ دلائلِ صحیح از لسانِ فصیح خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و از اقوالِ مشائخ کبار و عارفانِ اہل اسرار بفیض و فضل رحمٰن و بعنایتِ حضرتِ مستعان بچہار فصل نبشتہ شد و ایں رسالہ را "انیس العاشقین" نام نہادہ آمد (۱) فصلِ اوّل در بیانِ معرفتِ تصوف (۲) فصل دوم در بیانِ عشق و ماہیتِ آں (۳) فصل سوم در بیانِ صفتِ عاشق و سیرِ آں (۴) فصلِ چہارم در بیانِ وصول الی اللہ و طریقِ آں۔"

انیس العاشقین اگرچہ مختصر رسالہ ہے اور کل چار فصلوں پر مشتمل ہے لیکن حقیقت و معرفت، سلوک و تصوف، عشق و محبت اور وصول الی اللہ کے جو آداب اور طریقے اس میں بیان کئے گئے ہیں وہ سالکانِ طریقت اور رہروانِ معرفت کیلئے دلیلِ راہ اور مشعلِ ہدایت ہیں۔ مخدوم شیخ حسام الدین مانکپوری کی مذکورۂ بالا تصنیفات صحت و اہتمام کے ساتھ طبع ہو کر منصۂ شہود پر آ جائیں تو یہ کام ہندوستان میں اسلامی تصوف کی اشاعت و تبلیغ کے لئے بہت مفید ہوگا اور اس طرح مشائخِ چشتیہ نظامیہ کے مہتم بالشان تبلیغی اور اصلاحی کاموں کا مفصل و مکمل لائحۂ عمل سامنے آ جائے گا۔